کیا خُدا اپنا ذہن تبدیل کرتا ہے؟

آر۔ سی۔ سپرول * 14 جون 2013 * زمرہ: مضامین

Does God Change His Mind?

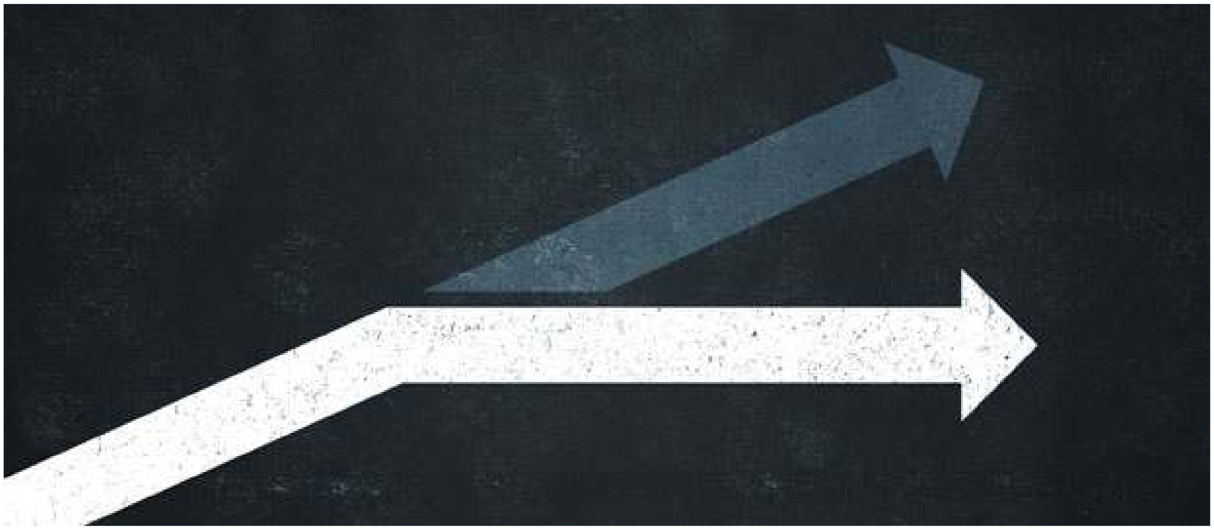

نئے عہد نامے میں کسی کے "ذہن تبدیل کرنے" سے مُراد توبہ ہے۔ جب بائبل میرے اور آپ کے توبہ کرنے کے بارے میں بات کرتی ہے تو اس سے یہ مُراد ہے کہ ہمیں گناہ کے لحاظ سے اپنا ذہن یا رغبت ورحجان تبدیل کرنے کرنے کے لئے کہا گیا ہے یعنی ہمیں بُرائی سے باز آنا چاہیے۔ توبہ کی اصطلاحات ایسے اشارتی مفہوم سے بھرپور ہے اور جب ہم خُداکy ملُول ہونے یا افسوس کرنے کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اس سے خیال ابھرتا ہے کہ خُدا کسی بُری چیز سے اجتناب کرتا ہے۔ لیکن بائبل میں جب بھی خُدا کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے تو اِس سے یہی مُراد نہیں ہے۔

خُدا کی نسبت سے لفظ توبہ کا استعمال ہمارے لئے بعض مسائل کو جنم دیتا ہے۔ جب بائبل ہمارے لئے خُدا کی وضاحت کرتی ہے تو وہ انسانی اصطلاحات کا استعمال کرتی ہے کیونکہ ہم سے مخاطب ہونے کے لئے خُدا اواحد ہماری انسانی زبان کا استعمال کرتا ہے۔ علمِ الٰہیات کی زبان میں اِسے "انتھروپومورفک" (anthropomorphic) یعنی تشبیہی زبان کہتے ہیں جس میں خُدا کے بیان کے لئے انسانی اشکال اور افعال کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب بائبل خُداوند کے پاؤں یا دائیں بازو کی بات کرتی ہے تو ہم فوری سمجھ جاتے ہیں کہ یہاں پر بائبل خُدا سے متعلق انسانی

طرزِ بیان استعمال کر رہی ہے۔ لیکن جب ہم توبہ جیسی غیر مرئی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں تو پھر اس کے بارے میں تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس تناظر میں گنتی 14 باب میں موسیٰ کے بیان کے بارے میں کیا کہیں گے ؟

یہاں پر ایک طرح سے ایسا لگتا ہے کہ خُدا اپنے ذہن کو تبدیل کر رہا ہے اور دوسری طرف بائبل کہتی کہ خُدا کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمہ دان یا عالمِ کُل ہے۔ وہ ابتدا سے تمام اشیا کا علم رکھتا ہے اور وہ لا تبدیل ہے۔ خُدا کے اندر تبدیلی کا سایہ تک نہیں ہے۔ مثال کے طور پر موسیٰ کے منہ کھولنے اور لوگوں کے لئے التجا کرنے سے پہلے خُدا کو معلوم تھا کہ گنتی 14 باب میں موسیٰ اُس سے کیا کہنے والا تھا۔ اور جب حقیقت میں موسیٰ یہ سب کہہ چُکا تو کیا خُدا نے اچانک اپنا ذہن تبدیل کر لیا؟ خُدا کے ذہن میں ایک لمحہ پہلے کے مقابلے میں کوئی نئی معلومات نہیں تھی۔ جہاں تک خُدا کے علم یا صورت حال کا تعلق ہے کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا۔

موسیٰ کے الفاظ اور افعال میں ایسا کیا تھا جس نے خُدا کو اپنا ذہن تبدیل کرنے کے لئے اُکسایا تھا؟ میرے خیال میں یہاں پر پروردگاری کا ایک بھید ہے جس کے تحت خُدا نہ صرف اُن چیزوں کے انجام کو مقرر کرتا ہے بلکہ اُنکے اسباب کو بھی مقرر کرتا ہے۔ خُدا بائبل میں یہ اصول پیش کرتا ہے جہاں اُسے عدالت کے خطرے کی غرض سے اپنے لوگوں کو توبہ کی ترغیب دینی ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ وضاحت سے یوں بیان کرتا "اگر تم نے توبہ کر لی تو مَیں ایسا نہیں کرونگا۔" اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ وضاحتی الفاظ کا اضافہ نہیں کرتا لیکن وہ موجود ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایسی مثالوں میں سے ایک ہے۔ یہ بات واضح طور پر سمجھی جا چکی ہے کہ خُدا غیر متاسف لوگوں کی عدالت کرتا ہے لیکن اگر کوئی کہانتی انداز میں کوئی اُنکے لئے التجا کرتا ہے تو وہ اُنہیں انصاف کی بجائے اپنا فضل بخشتا ہے۔ میرے خیال میں یہ اس بھید کا مغز ہے۔

کیا خُدا تذبذب کا شکار ہے اور مختلف (ممکنہ) انتخابات اُسے پریشان کر رہے ہیں کہ مجھے یہ کرنا چاہیے؟ مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے؟ کیا وہ کسی ایک عمل کے دوران فیصلہ کر لیتا اور پھر سوچتا ہے؟ شاید یہ بالکل اچھا خیال نہیں ہے کہ وہ ذہن تبدیل کرے۔ واضح اور برملا طور پر خُدا عالمِ کُل ہے، خُدا دانائے کُل ہے، خُدا کا نقطہِ نظر ابدی اور مستقل ہے اور وہ تمام اشیا کا مکمل علم رکھتا ہے۔ اس لئے ہم خُدا کے ذہن کو تبدیل نہیں کرتے لیکن دُعا چیزوں کو تبدیل کر دیتی ہے۔

دُعا ہمیں تبدیل کرتی ہے۔ اور ایسے مواقع بھی ہیں جب خُدا ہمارا انتظار کرتا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں کیونکہ اُسکا منصوبہ ہے کہ ہم زمین پر اُسکی مرضی پوری ہونے کے جلالی عمل میں اُسکے ساتھ کام کریں۔

* مترجم: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ (2021)